نشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

الاول ۲۵ ربیع — شمارہ ۹ — سنہ ۹۵ — جلد ۷

منشور محمدی ۹۵ ۱۲

منشور محمدی بزبان سادات بارہہ

منشور محمدی بزبان سادات بارہہ

منشور محمدی بزبان سادات بارہہ

منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلاتوریہ انجیل بتحبیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت سیرت مبرور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتاد ز تحبیل

توقیع عنایت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی مع محصول ڈاک چھ روپیہ جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال چندہ کی اطلاع فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد و نصاریٰ وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد پیشریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی حاتم معسکر بنگلور روانہ فرماویں مگر جو حضرات زر قیمت عالیہ، دانہ فرماویں تو بذریعہ ٹوپا منی آرڈر یا کٹ نہ بعد کہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بغیغہ رجسٹری ارسال فرماویں فقط

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہانہ
جلوہ افروز جملہ عالم

اسمیں اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرو و جاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس تابان کو جیسے کرے مستور

اسکا ایسا ہی ملعہ تابان
ظلمت افشان ہے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی
چاہتے سب ہین لیک صہبائی

غزل

لغت خود بدہن دل من ریختہ
تازہ جانی ہوا داری تن ریختہ

طرۂ زلف گرہ گیر گرد اگردے
ہر طرف نکہت صد مشک ختن ریختہ

بہ تکلم بہ تبسم چو نسیم و نیسان
گل تر ریختہ دُرِ عدن ریختہ

شکر انعام تو یارب چہ گزارم بدل
لغت حمد حسین و حسن ریختہ

می سزد گر بسخن دعوی اعجاز کنم
ای خدا وصف محمد بدہن ریختہ

سحر کردی کہ بیک گوشۂ چشم زدن
مژۂ نرگس شہلای چمن ریختہ

گل گلزار ز خود رنگ خجالت دارانی
تازہ رنگی ز رخ رشک چمن ریختہ

خور شیرین گفتد تو شد شہد زبان
چہ نذر قند مکرر بسخن ریختہ

بدم تیغ تظلم کار نمایان کردی
خون صد خلق بیک چشم زدن ریختہ

کرین نے آپکو بہت کچھ تکلیف دی ہے اور پھر آپ میری قدر و منزلت
فرماتے ہین یہہ آپ کی عالی ہمتی ہے۔
شہنشاہ روس نے کہا کہ خدا نے آپکو اس لایق کیا ہی تو مین آپکی قدر و
منزلت کرتا ہون بلکہ تمام عالم تعریف کرتے ہین اور کریگا اور کتابون
کو بھریگا آپکی یادگار تمام دنیا مین رہیگی۔
پھر شہنشاہ نے زخم کا حال دریافت کیا عثمان پاشا نے کہا کہ خدا
کا فضل ہے۔ شہنشاہ روس نے خود زخم کو دیکھا اور فرمایا کہ امید
ہے یہہ ڈاکٹر صاحب خوب کوشش کرینگے اور آپ کا زخم جلد اچھا
ہو جائیگا۔ مجکو آپکے زخمی ہونیکا از حد افسوس ہے۔
غازی عثمان پاشا نے کہا البتہ مجکو بھی اسی زخم نے مجبور کر دیا
شہنشاہ روس نے کہا کہ بیشک اگر یہہ زخم نہ لگتا تو مجکو آپکی شجاعت
سے امید ہے کہ اور بھی لڑتے۔
غازی عثمان پاشا نے کہا کہ مین لڑنے کے لایق کیا ہون میری
کچھ حقیقت نہین ہی مجھ سے جو کچھ یہہ کارروائی ہوی ہے خدا کے
طرف سے ہوی ہے ورنہ مین ایک سپاہی ہون چار ہاتھ
پاؤن جوانکے ہوتے ہین وہی میرے ہین کچھ زیادہ اسباب
میرے پاس نہین ہے۔
شہنشاہ روس نے کہا کہ یہہ سب آپکی بہادری اور شجاعت
کی باتین ہین ورنہ حقیقت آپکے ہزارون ہاتھ ہین یعنے جتنے
سپاہی سردار کے ماتحت ہوتے ہین اتنے ہی سردار کے
ہاتھ پاؤن ہوتے ہین اور آپنے تو وہ وہ کام ہوے ہین کہ
اگر لاکھون ہاتھ پاؤن کہے جائین تو بجا ہے پھر شاہ
روس نے کہا کہ آپنے کیون اس قدر بھوک اور پیاس کی تکلیف
اٹھائی آپکے لشکر مین جو گھوڑے اور بیل موجود تھے انکو کام مین
کیون نہین لائے۔
عثمان پاشا نے جواب دیا کہ یہہ مین نے توپون کے نکال لیجانے
کے واسطے سالم رکھے تھے اس بات کے سننے سے شہنشاہ روس
بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین آپ کی اس کارروائی و
مردانگی و بہادری سے بہت خوش ہون سچ تو یہہ ہے کہ
مسلمانون کی ذات بڑی ثابت قدم ہے ورنہ جنرل مارشل
بزین بڑے افسر فرانسیسی نے ۱۸۷۰ عیسویہ مین وقت جنگ
فرانس و جرمنی کے جرمن کے محاصرے مین کتے بلی اور چوہے
وہان کے کھا ڈالے تھے اور پھر عاجز ہو کر اطاعت قبول کر لی
تھی مین آپ کو آفرین کرتا ہون اور آپسے دریافت کرتا ہون
کہ اگر زخم آپکے نہ آتا اور کسقدر مقابلہ کرتے۔
غازی عثمان پاشا نے کہا کہ ایک روز کا دم تھا اگر جیتا رہتا
تو نکل جاتا یا مر جاتا۔
شہنشاہ روس نے یہہ سنکر غازی عثمان پاشا سے ہاتھ
ملایا اور فرمایا کہ اگر میری فوج کے آپ جنرل ہو کر ایسی کارروائی
کرتے تو جیسے مین نے قبضہ کیا ہے اسی بگریا کا مین آپ کو گورنر
کرتا اور اسی پلونا کو یہان کا صدر مقام بناتا۔
عثمان پاشا نے اسکے جواب مین شاہ روس کی قدردانی کے
کلمات بیان کئے جسکا ترجمہ ڈاکٹر نے شاہ روس کو سنایا
شہنشاہ روس نے گرانڈ ڈیوک نکلس سے غازی عثمان پاشا
کی تلوار طلب کی وہ تلوار گرانڈ ڈیوک نکلس نے آگے بڑھ کر
شہنشاہ روس کے ہاتھ مین دی شہنشاہ روس نے حضرت

غازی عثمان پاشا کو اپنے ہاتھ سے دی اور کہا کہ اسکو اپنی کمر سے لگانے۔ آپکی بہادری کے باعث مین آپ کو یہہ تلوار واپس کرتا ہون حالانکہ یہہ امر خلاف قاعدہ ہی۔ مگر آپ کی قدر خوب مین جانتا ہون اور امید کرتا ہون آپ میری ملاقات اب سنت پیشر زبرگ مین ہوگی اور یہہ بھی مجکو امید ہی کہ حضرت سلطان میرے درخواستون کو قبول فرماکر صلح کرلین اور آپ اپنے وطن کو تشریف لیجائین یہہ بات ختم کرکے شہنشاہ روس کھڑے ہوگئے غازی عثمان پاشا بھی کرسی سے کھڑے ہوگئے اور ہاتھ سے ہاتھ ملایا اور سلام طرفین سے ایک دوسرے کو ہوا شہنشاہ روس چلا گئے چار روز کے بعد عثمان پاشا کو وہان سے بیلا کو لے گئے راستہ مین روسی لشکر اور افسر سلامی دیتا تھا۔ اور جہان غازی عثمان پاشا کا قیام ہوتا تھا روسی جوق جوق دیکھنے کو آتے تھے اب آگے حال عثمان پاشا کے بخارست جانے کا ہے فقط　ع　مدراس

انگلستان و روس

جو کہ ایک نہایت تحمل مزاجی اور بیباگی سے روس کی عمدہ حکمت عملی اور مکاری ہمارے پولیٹکل مخالفون کو بیوقوف بنارہی ہے وہ ایک بڑی کیفیت کی بات دلچسپ ہوتی اگر اوس سے احتمال ضرر پہنچنے کا نہوتا۔

کیا بات نہین ہے اخیر تار برقی ہمسے بیان کرتا ہے کہ عہد نامہ صلح کا دستخط ہوگیا یہہ بیان کہ دستخط ہوگئے سراسر غلط ہے اور یہہ اس غرض سے بیان کیا گیا ہے کہ ذرا خردماغ انگلشمینون کی برہمی کو رد کرین اور ایسی اوسکے بیموقع وقت

مین یہہ جنگ شروع مین رد کیجا دے بنائے صلح پر دستخط ہوے ہین اس سے یہہ بات ہی کہ روس کو وقت دیا گیا ہے کہ وہ اپنی فوج کو خوب جمع کرلے اور زبردستی خاموشی کا بانا اوسنے اپنے رقیبون سے کرایا ہے۔

اور ترکی کو وقت دیا گیا ہے کہ اوسکا خون اور بہے اور یہہ وقت دیا گیا ہے کہ روسی اپنی فوج مختلف مقامات مین تقسیم کرین اور ملک مفتوحہ مین بخوبی مسلح اور آراستہ ہوجاوین اس چالاک کارروائی سے روس فائدہ امن کا اٹھائینگے اور تمام مصیبتین اور برائیان جنگ کی اون بیچارے لوگون پر پڑی ہوی ہین جنکا کہ اسنے شکار کیا ہے انگلستان جبکہ چستی سے کارروائی کرنیوالا تھا اور یہہ ظاہر کرنیوالا تھا کہ اوسکے تعلقات کو ضرر پہنچتا ہے پھر وہ کا دیکر تالدیا کہ یہہ مداخلت نہ کرین۔ بس بہت برا دشمن انگلستان کا اپنے ارادون کو مستحکی سے بلا روکے اور رخنہ اندازی کسی کے پورا کررہا ہے۔

بغاوت باغیان صربیہ

فوج صربی کی ایک جماعت شروط صلح کی بابت معترض ہوتیلے غرض سے رانگ نامی مقام کے پر قابض و متصرف ہوگئی اور بغیر از جبر و تعدی کے اسکا وہان سے نکلنا ممکن نہین گورنمنٹ صربیہ اس مقدمہ کی نسبت خاموش ہے۔

انگریزی جنگی جہازات

صدالصدور سرکار انگلستان نے ایک استفسار کے جواب مین یہہ کہا کہ بلحاظ حالات موجودہ قسطنطنیہ کے متصل انگریزی

جنگی جہازون کا لنگر انداز رہنا جایز اور ضرور ہے۔

اعلان

جن صاحبون نے بنظر اشاعت اسلام خریدار اس پرچے کے بنے ہین وہ براہ مہربانی جلد قیمت سالانہ ادا فرماوین اسقدر وسعت نہو تو شش ماہی بھیجنے سے دریغ نکیا کرین یہہ بات اعانت سے تو بعید ہے کہ دو دو سال گذر چکے ہین اکثر صاحبون نے ایک حبہ بھی نہین بھیجا۔ ای حضرات ذرا غور کیجئے اسقدر روپیہ کس کے پاس ہی کہ عشرہ واربعین سو قطعہ اخبار چھپوا کر اپنے پاس سے اسکے مصارف کا کام چلاتا رہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ خریدار اس پرچے کے بہت کم ہین اور فی سبیل اللہ لینے والے بہت پھر اگر چند خریدار بھی روپیہ بھیجنے مین توجہ نفرماوینگے تو کام کیونکر انجام کو پہنچیگا بلکہ اکیدن یہہ بھاری نعمت ہاتھہ سے جاتی رہے گی فقط

الملتمس محمد شریف غفر اللہ لہ ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ

غیر والاسماء

جناب شریعت مآب شارع سے اچھے نام رکھنے اور برے نام سے نہ پکارنے کی بڑی تاکید آئی ہے چنانچہ احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بعض صحابہ کے حجر وحمل نام ہونے سے انکو بدل دیا ہے لہذا ہم سب دور و نزدیک کے مشتری احباب کو اطلاع دیتے ہین کہ اپنے اصل نام سے ہمین آگہی دین ہم تہ دل سے ہمارے مشتری کامران خان صاحب ساکن کھیل موگا ضلع فیروزپور کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انہون نے ہمین اپنے اصل نام سے جو کامران خان ہی اطلاع دی ورنہ ہم آپکے نام نامی کو گاموی خان لکھا کرتے تھے انشاء اللہ آئندہ بعد اطلاع ہر ایک کا اصل نام لکھا کرینگے۔ اور ہم سب حق پسندون سے امید رکھتے ہین کہ ہمارے خان صاحب کو گاموی خان پکارا کرین

صلح روم وروس - لندن ۱۹ منہ

سترہوین ماہ رواں کو روم اور روس کا صلحنامہ جانبین سے قسطنطنیہ مین منظور و پسند ہوا بعد ازین صلح کے شروط مطبوعہ ہوے اور سلاطین یوروپ کو انکی بابت اطلاع دی گئی وزیر بیرونجات آسٹریہ اور سفیر انگریزی مقیم وینہ کے فیمابین اہالیان آسٹریہ اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان روسیون کے خلاف پر اتفاق و اتحاد ہونے کے باب مین بھاری بندوبست ہو رہا ہے بندوبست مذکورین اگر کامیابی حاصل نہو تو کونٹ اندراسی مستعفی ہوگا۔

مقام سانسٹیفنو کے پرے لشکر روسیہ رود عبور لیا اور ان دیہات کا جو ماکری کاس کے متصل واقع ہین قابض و متصرف ہوگیا۔ روسیان مقام بوجگدیر کے متصل پہنچگئے ہین حالانکہ وہان جانے اور اسکے قابض و متصرف ہونے کے باب مین باب عالی نے ممانعت فرمائی۔ قسطنطنیہ مین بڑی کھل مچگئی ہے اور تمام شہر مین فتنہ انگیز اشتہارات لگائے گئے ہین۔

لندن ۱۹ منہ پچیس ہزار سپاہ روسیہ مقام ترنوا سے نکلکر داخل مقام شتلجا ہوے ہین سہ مرتبہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

گرد لعل لب خود ساختہ آب حیات ۔ ہما اعجاز مسیحا بسخن ریختہ

انجیل غیر الہامی

جواب نور افشان

بہت دنون سے اخبار نور افشان مین مضامین الموسوم بہ قرآن انجیل کا شاہد اور محمدیون کا دعوی کتب پہ بدلنی کے بابت چھپتے رہے ہین ہمنے ہرچند چاہا کہ اوسکے ساتھہ ساتھہ صاحب مضامین کو اوسکے جوابات بھی سناتے چلین لیکن وقت نے ہمکو فرصت ندی اور یہہ بھی خیال رہا کہ وہ اپنے خیالات سے فارغ ہوچکین تو ہم اونکے غلطیون اور دھوکہونسے اونہین آگاہ کرینگے اسلئے بالفعل ہم چند باتین لکھتے ہین مگر افسوس کرتے ہین کہ پادری ویری صاحب ہمتم اخبار ولایت کو تشریف لے گئے اغلب ہی کہ وہ انصاف کو کالم مین لاتے اپنی اور صاحب مضامین کے غلطیون کی اصلاح کرتے ۔ ہان یاد آیا فی الحال پادری ممدوح کے قایم مقام پادری کیلسو صاحب ہتمم نور افشان ہین ۔ امید ہی کہ وہ ہمارے جوابات پر غور کرینگے اور صاحب مضامین کو بھی انصاف کیطرف توجہ دلائینگے ۔ اول یاد رہے کہ عیسائیون کا یہہ دعوی کہ قرآن انجیل کا شاہد ہی اکثر عیسائی انزل من اللہ کے طرف اشارہ کرتے ہین یہہ بھی اونکی کم فہمی مین داخل ہے جسکا جواب ذیل مین دیا جاتا ہے ۔ دوم نور افشان مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ رواں مین جو صاحب مضمون لکھتے ہین کہ انجیل قرآن سے منسوخ نہین ہوسکتی ۔ سوم کتب مقدسہ یہودیون اور مسیحیون کے ہاتھون سے تبدیل نہین ہوئین ۔

واہ کیا خوب انصاف ہی یان منسوخ اور تبدیل کا تو ذکر ہی کنایہ رہا انکے الہامی ہی ہونے پر صاحب مضمون کے ہمراہیون اور محقق و منصف مزاج عیسائیون کو شک و شبہ ہی جنکے تفسیر ذیل مین ہوگی ۔ واضح ہو کہ یہہ بھی ہمارے عیسائیون کے خوش فہمی ہے کہ وہ لفظ انزل من اللہ پر ادا لیجتے ہین اور وہی پرانا اعتراض بار بار پیش کرتے ہین حالانکہ لاکہون دفعہ وہ ان اعتراضات کے جواب پا چکے ہین اور اسی باعث سے ہرچند یہہ اعتراض جواب کے قابل نہ تھا پر صاحب نور افشان کے پاس خاطر سے کچھ تھوڑا سا لکھا جاتا ہی حضرتمن سنتے قرآن مین صرف اتنا ہی ذکر آیا ہے کہ کلام جو حضرت عیسی پر نازل ہوا اسکا نام انجیل تھا نہ وہ تواریخ کی موضوعی کتابین جسمین حضرت عیسی کی موت اور صلیب وغیرہ کا قصہ لکھا انزل من اللہ مین داخل ہو یا وہ کتاب جسکو آپنے اعمال حوارین نام رکھا ہی اور اسمین حواریون اور انکے مریدون کے سفرون کا قصہ مندرج ہے انزل من اللہ مین داخل ہو یا نامے پولوس کے جو بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے ایمان لایا ہے اور حواری بھی نہین اور اپنے نامون مین خانگی باتین لکھتا ہے اسے انزل من اللہ مین داخل ہون جو حضرت عیسی پر نازل ہوا تھا یا مشاہدات یوحنا کہ جو چار سو برس تک کلام الہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدما عیسائی تو اسے سرشتہ ملحد کے تصنیف بتلاتے تھے اور دیونیشیس بھی بہت سے علما مسیحی نہین مانتے تھے اور جناب مصلح دین عیسوی بھی اسے گھاس پھوس فرماتے تھے اسے انزل من اللہ مین داخل ہو جو حضرت عیسی پر نازل ہوا تھا یا مشاہدات یوحنا کہ جو چار سو برس تک کلام الہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدما عیسائی تو اسے سرشتہ ملحد کے تصنیف بتلاتے تھے اور دیونیشیس بھی

دوم نور افشان مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ رواں مین جو صاحب مضمون لکھتے ہین کہ انجیل قرآن سے منسوخ نہین ہوسکتی ۔ سوم کتب مقدسہ یہودیون اور مسیحیون کے ہاتھون سے تبدیل نہین ہوئین ۔

واہ کیا خوب انصاف ہی یان منسوخ اور تبدیل کا تو ذکر ہی کنایہ

بھی اسکو یوحنا حواری کی تصنیف نہین جانتا اور پروفیسری والڈ
نے بھی خوب تحقیق سے ثابت کیا کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہین ہے
اسے انزل من اللہ مین داخل ہو سبحان اللہ کیسے کیسے کتابین آپ
حضرت عیسی کے سر تھوپ دیتے ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ آپ یہہ جانتے
ہین کہ ہم ان لوگون کی تصنیفات کو جنمین سے ایک کو بھی نہ پیغمبر
نہ صاحب الہام جانتے ہین خدا کا کلام لکھدین اور یہہ بات
یعنے اون لوگون کو غیر الہامی صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ عیسائی
لوگ بھی ایسا ہی جانتے ہین چنانچہ باسوبرادر لیاقان لکھتے ہین
کہ روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور
حواریون نے لکھا ہی انکے لئے کوئی زبان نہین مقرر ہوی تھی
بلکہ اوسنے اونکے دلون مین صرف مطلب سمجھا دیا اور غلطی مین
پڑنے سے بچا لیا اور ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے محاورہ
اور عبارت مین محاورہ کا فرق پاتے ہین ویسا ہی وہ شخص جو
اصل زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا
کے محاورہ مین فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریون کو
عبارت بتلا دیتا تو یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسحالت مین کتب
مقدسہ مین سے ہر کتاب کا محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے
بعضے ایسے معاملے ہین جنمین الہام کی حاجت بھی نہین مثلاً
جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے
سنکر لکھا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکھنا اختیار کیا وہ کہتا ہے
کہ اوسنے اون چیزون کا حال اون لوگون سے جو انکھ سے
دیکھنے والے تھے سنکر لکھا ہے اور اسلئے کہ وہ سب چیزون
سے واقف تھا اسنے مناسب جانا کہ وہ باتین پچھلے آنیوالے
پشتون کو پہنچا دے حالانکہ مصنف جسے ایسے باتون کی خبر
روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ جیسا مجھے روح القدس
نے بتلایا ہی مین نے اون چیزون کا حاصل بیان کیا پولوس
مقدس کا ایمان لانا کو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے تھا لیکن
پھر بھی اوس حال کے بیان کرنے کے لئے لوقا کو پولوس مقدس
یا اوسکے ہمراہیون کی گواہی کے سوا کچھ ضرور تھا اور اسی لئے
او سمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسی طرح تناقص نہین اور واٹسن
کی چوتھی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بینس کے بارغور
(یعنے تفسیر سے لیا گیا ہی یون لکھا ہے کہ لوقا کا الہام سے
نہ لکھنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکھتا ہی ظاہر ہے
جیسا کہ انہون نے جو پہلے سے دیکھنے والے اور کلام کے وعظ
کرنے والے تھے ہمسے بیان کیا ویسا ہی بہتر اون باتون
کو جو ہمارے نزدیک یقینے ہین لکھنے مین مشغول ہوے اسلئے
مناسب جانا گیا کہ مین بھی ابتدا سے اون سب باتون کو ایکہ
طرح دریافت کرکے تیرے لئے لکھون اور اسی بیان کے موافق
قدیم علما کا بھی قول - اریناوس لکھتا ہی کہ وہ چیزین جو لوقا
نے حواریون سے سیکھین تھین ہمین پہنچائین اور جیروم لکھتا
ہی کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند
صحبت نہین پائی بلکہ اور حواریون سے بھی انجیل کی تعلیم پائی
ہے انتہی پس دیکھیے کہ یہہ لوگ مطلقا لوقا کے الہام کے
منکر ہین اور جس حال مین لوقا کو الہام نہ تھا تو اسی قاعدے
کے بنا پر مرقس کے انجیل بھی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگئی پس
اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنکو آپ اپنے زعم مین حواریون

تصنیف جانتے ہین سواد نکامی حال سن لیجئے کہ ان مین بی سب الہامی ہین ہی چنانچہ وہ بی مولف رسالہ الہام نکا کہ جسکا ذکر ابی ہوا ہی یون لکہتا ہی کہ خدا وارثی لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام جو اونکو حاصل تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول تہے اور انہین الہام بی ہوتا تہا اور جسطرح اور ادمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویسا ہی وے بی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے اور پولوس مقدس اسی لئے بے الہام کے تہمتی کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی شراب ملا لیا کر یا اپنی صحت بدن کی حفاظت کر جیسا درس ۲۳ باب ۵ نامہ اول تمطاؤس مین ہی یا تہمتی کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مین نے طراوس مین قرفس کے یہان چہوڑا اور کتابین خاصکر چمڑے کے ورق لیتا آئیو بھیجیا درس ۱۲ باب ۴ نامہ دوم تمطاؤس مین ہے یا فلیمان کو یون کہے کولوس مین اسکے سوائے ایک کوٹھری میرے لئے تیار کر جیسا کہ درس ۲۴ نامہ فلیمان مین ہے یا تمطاؤس کو یون لکہے کہ ارا سطس فرنت مین رہا طرفیمس کو مین نے لیسطس مین بیمار چہوڑا جیسا درس ۲۰ باب ۴ نامہ دوم تمطاؤس مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین بلکہ پولوس مقدس کا ہے درس ۱۰ باب نامہ اول کرنتھیون مین لکہا ہے پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور درس ۱۲ مین لکہا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور درس ۲۵ مین اسطرح کہتا ہے پر کنواریون کے حق مین کوی حکم خداوند کا مجھہ پاس نہین لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ باقی آئندہ

مرزا موحد۔

بقیہ آریا صاحبون کی ہدایت

ہان اتنا ضرور ہے کہ خدا اپنے بزرگی اور جلال اور کامل ذات کے برخلاف کوی کام نہین کرتا اور ایسے امر کے طرف متوجہ نہین ہوتا جو اوسکے صفت الوہیت اور پاک شان کے برخلاف ہو اسی واسطے یہہ بات کہنا کہ وہ اپنے قتل نفس اور ایجاد شریک خدائی پر قادر ہے یا نہین محض نادانی اور سراسر جہالت ہی۔ اور سوا ایسی امور کے جو اوسکے اوصاف خداوندی کے برعکس ہون اور سب حالات مین خدا قادر مطلق ہے اور انہین باتون سے تو وہ خدا ہے اور یہی تو اوسکے بلند شان کی خصوصیت ہی اگر یہی نہ ہو تو وہ خدا کاہیکا ہے۔ اور نیز یہہ بات بی ظاہر ہی اگر وہ جل شانہ کسی وقت مین اپنے ارادہ اور اختیار سے خالق اسقدر مخلوقات کا ہو چکا ہی تو اب بی ہو سکتا ہی اور جسطرح پہلے پیدا کیا تہا اب بی وہی قدرت اوسکے پاس ہی اور وہی حکمت اوسکو یاد ہی۔

مجیب صاحب جو اپنے دعوی پر یہہ دلیل لاتے ہین کہ جب فعل کے فاعل کا آغاز معلوم نہین تو فعل کا آغاز یا انجام کیونکر معلوم ہو سکتا ہی یہہ وہ خیال ہے کہ جس سے ہمکو اونکی تعلیم یا بے کا آغاز انجام معلوم ہو گیا ورنہ جس لڑکے نے ایک چہوٹا سا قاعدہ صرف کا پڑہا ہو وہ بی اس بات سے باخبر ہو گا کہ فعل تو کہتے ہی اوسی کو ہین جو ازمنہ ثلثہ مین سے کسی زمانہ سے تعلق رکہتا ہو پس جس حالت مین فعل کی یہہ تعریف ہوئی اور خدا کی وہ شان جو ہر زمان اور مکان کے قید سے منزہ اور پاک

پاک ہی پھر کسطرح کوی دانا کہہ سکتا ہی جو ارواح بھی مثل خدا کے
انادی ہین صاحب من جب آپ نے یہہ تسلیم کرلیا جو کل ارواح
اوس خالق کا ایک فعل ہین تو پھر مثل اور افعال کے اونکو کسی زمانہ
سے مقترن کرنا چاہئے دیکھو آپ لوگ یہہ فرمایا کرتے ہین کہ اگر
سرستی کے رچی کو لتنے ارب ہوگئے پس جبکہ آپ نے ایک فعل
خدا کو مقرون بزمان کردیا تو کاش اسمین بھی سمجھا ہوتا کہ یہہ
بھی اوسی خدا کا فعل ہے ہین بڑی سوچ مین ہون جو ادل
آپ نے کس منہہ سے یہہ فرمایا تھا جو ارواح فعل خدا کا اور
اوسکے مخلوق ہین اور اب کس زبان سے یہہ دعوی کر رہے
ہین جو کسی وقت سلسلہ پیدایش ارواح کا خدا کی طرف منتہی
ہین ہوا کیا آپکے نزدیک اجتماع نقیضین بھی جایز ہے
اگر سمجھ کا بھی حال ہے تو ہمنے یون ہی اپنا وقت عزیز آپکے
مقابلہ پر صرف کیا جناب من یہہ علمی تحبث ہی اسمین بڑا دخل
ثاقب اور فکر صائب درکار ہی کچہ متفرقات کے مثلین نہین
کہ یون ہی کچہ اناپ شناپ لکہہ کر داخل دفتر کردین اور پھر چھٹے
ہوئی۔ جبکہ آپ پر بباعث فقدان سرمایۂ علمی کے
یہہ مصیبت نازل ہی جو اپنے بیانات کے تناقص مین تمیز باقی
نہین رہی تو آپ ہمسے بحث کیا کرینگے مناسب ہے کہ اس تنگ
حالت مین سوامی جی سے مدد مانگین کہ وہ آپکے سماج افسر ہین
اور ہمیشہ تحصیل علمی اپنے چودان ودیان بتلاتے ہین
اس سے کم ہین اور کیا مجال ہے جو اونکی روبرو کوی اتنا بھی
کہہ سکتے جو دنیا مین کوئی اور بھی پنڈت ہی اگر وہ اسوقت ہمارے
جواب ندین تو پھر کب آپکے کام آوینگے اونکا پنڈت ہونا کس
مرض کی دوا ہوگا۔

اب مین پھر آپکے طرف رجوع ہوتا ہون اس خیال سے کہ شاید
پہلا بیان آپکا جو ارواح مخلوق ہین باعث ظاہرداری یا
بطور سہو یا عادت کے حوالہ قلم ہوگیا ہو اور اصل اعتقاد
آپ کا یہی ہو جو خدا نے کچہ پیدا نہین کیا اور دنیا کا کوی خالق
ہے نہین سو اگر حال یہہ ہی تو اس کا وہی جواب ہے دہریہ
مذہب والون کو دیا جاتا ہے۔

اور وہ جواب یہہ ہی کہ دنیا مین ہم کوی مصنوع نہین دیکھتے
جسکا کوی صانع نہ ہو ایک چھوٹا سا مکان بھی بغیر بنانے والے
کے اپنے آپ بن نہین سکتا پھر اتنا بڑا مکان جسکو عالم کہتے
ہین بغیر صانع کے کسطرح خود بخود بن گیا۔

مشاید کوی اسجگہ یہہ جواب دے کہ جسطرح باریتعالی کو بغیر
بنانے والے کے خود بخود قدیم سے موجود سمجھتے ہو اسی طرح
ارواح کو بھی سمجھنا چاہئے جو بغیر پیدا کرنے کسی خالق کے ہمیشہ
سے چلے آتے ہین۔

سو اسکے جواب الجواب مین یہہ عرض ہے کہ اگر حیوانات کے
حالات مین آثار حاجتمندی کے نمودار نہ ہوتے اور اونکو ہم
تحصیل ضرورات اور دفع آفات اور کسب کمالات مین محتاج
بالغیر نہ پاتے تو اوسوقت یہہ آپ کی تقریر بھی قبول کرلیتے
جبکہ کوی چیز ہمکو بجز پاک پروردگار کے داغ احتیاج سے مبرا
نہین معلوم ہوتے تو ہم یہہ آپ کی تقریر کسطرح قبول کرین پہلا
جن چیزون کو چار و طرف سے حاجتمندی اور خواری اور
عاجزی نے گہیرا ہوا ہی وہ چیزین کس مونہہ اور لیاقت سے

کہہ سکتے ہین جو ہم اپنے وجود مین کسی خالق کے محتاج نہین بلکہ ہم
ہی مثل خالق کے قدیم ہین یقیناً اگر کوی اپنے روح کو آپ ہی
مخاطب کرکے اوس سے مخلوق یا قدیم ہونے کا سوال کرے تو
اپنی وجدانی حالت مین یہی جواب پاویگا جو مین ایک ضعیف بندہ
مخلوق ہون اور سراسر محتاج اور سایۂ قدرت کے نیچے زندہ
ہون اور اپنی آمد و رفت مین بالکل ایک غالب قادر کا مقہور
ہون لیکن پاک دلی اور روشن باطنی شرط ہی سوای حضرات
ہم کس قوت اور زور سے اپنے مالک حقیقی کے طرح انادی اور
قدیم بن سکین اور کس خوبی اور ہنر سے یہہ بات مونہہ پر لاوین
کہ خدا ہم سے پہلے نہین کہان خالق اور کہان ہم بیچارے
ذلت کے مارے وہ قوی ہی اور ہم ضعیف ہین وہ بے انت
ہی ہم چھوٹے چھوٹے اندازون مین محدود ہین وہ عالم الغیب
ہے ہم جاہل اور بے خبر ہین وہ کامل ہے ہم ناقص وہ غنی
بالذات ہی اور ہم محتاج ہین وہ سب حدود اور قیود سے
منزہ ہے اور ہم اپنے اپنے طبایع کے قیدون اور بندون
مین اسیر ہین پھر بھلا ہم کیا چیز ہو کر اور کون بنکر یہہ بات زبان
پر لاوین جو ہم بھی انادی ہین خدا کے شریک ہین حالانکہ ہماری
قدرت کا یہہ نقشہ ہی جو اتنی طاقت نہین جو اپنا ہی بول برابر
ایک ساعت تک بند کرسکین اور علم کا یہہ اندازہ ہی جو اتنے
خبر نہین جو اپنے ہی دل کا حال بتلا سکین جو ایک لحظہ کے
بعد اوسمین کیا خیال اوٹھے گا معاذ اللہ ممکن بالک الذات
کو واجب حی قیوم سے کیا نسبت اور ذرہ امکان کو آفتاب
وجوب سے کیا مناسبت سبحان اللہ رب العزت

عما یصفون ہان اگر یہہ کہو کہ پرمیشر بھی ایسا کچہ
بہت بے نہین ہی تو شاید جیو دن کے کچہ باون جم جائین
صاحبو خدا کے واسطے ذرا اتنا سمجھو کہ اگر ایک مالک ایسا نہین کہ
وہ سب کا خالق ہو تو پھر سب کا سلسلہ ایک کے طرف کسطرح منتہی
ہوگا اور خدا کس استحقاق سے اونکا خدا کہلاے گا۔
اور علاوہ اسکے کون عاقل اسبات کو مانے گا جو خدا محتاج
بالغیر ہے اور اوروں کے سہارے اور بھروسے پر کام کرتا ہے
اور اپنے ذات مین کامل نہین مجھکو یقین ہے کہ کوی مہذب
اور تعلیم یافتہ ایسا خیال نہین کریگا۔
اور یہہ بھی مجھکو ہرگز امید نہین کہ کوی دانشمند اس جستجو مین
اپنی اوقات ضایع کرے کہ خدا کہان رہتا ہے کسطرح بن بتانے
والے کے خود بخود موجود ہی کس وجہ سے محیط عالم ہی کس طور
پر بغیر توسط اسباب کے دیکھتا اور سنتا اور [illegible] اوسکا ہی
کس حکمت سے بغیر مادی اور بھولی کے ایجاد عالم کرتا ہی کیونکہ
جب عقلمند اوسکی ذات لایدرک پر ایمان لایا اور اسکے
صفات کو احاطہ عقل اور نظر سے بلند تر یقین کیا تو پھر وہ
کاوش کرنا انہین صفات مین جنکو پہلے مان چکا تھا جو فکر اور
قیاس سے بالاتر ہین خلاف طریقہ عقلمندی اور دانشوری
کے سمجھے گا۔
خلاصہ یہہ ہی کہ ہر دانا اور حکیم کو یہہ ماننا پریگا کہ خدا اپنی ذات
اور صفات مین بے انت ہی لیکن ہمارے مخاطبین یہہ فرماتے
ہین کہ خدا اپنی صفت قدرت مین بے انت نہین ہی نہ نیست سے
ہست کرسکتا ہے نہ اب پیدا کرنیکے اوسکو کچہ قوت ہے

بلکہ باواز بلند کہتے ہین کہ بس ہم کو خدا کی قدرت کا سارا راز معلوم ہوگیا اور سب حقیقت خدائی کی ظاہر ہوگئی صرف حکم سے پیدا کرنا محض غلط ہی ایسا بڑا کام خدا سے کب ہو سکتا ہی یہہ تو صرف اتنی بات نکلے کہ بہت سے ارواح مثل خدا کے قدیم سے چلے آتے ہین انہین سے خدا کام لیتا ہی۔ ہر چند سمجھایا گیا کہ آپکے اس اعتقاد سے سارا کارخانہ توحید کا بگڑ جاتا ہے کیونکہ جب صفت اسکی اسکے ذات سے الگ نہین ہین حالانکہ آپکا اصول یہہ تھا کہ خدا غیر محدود اور بے انت ہی۔

اور نیز اگر خدا کو اب پیدا کرنے کی کچھ طاقت نہین تو سارا مدار خدائی کا پیدایش موجودہ پر رہا اور وہ پیدایش از روا ون دس دلیلون کے کہ ہم پہلے اسی رسالہ مین لکھ چکے ہین ایک تعداد معین مین محصور اور محاط ہی جو بموجب تشریح ہمارے اعتراض کے کسی دن خاتمہ اوس تعداد کا ہوجاے گا اور پیشہ آگے کو ہمیشہ کے لئے بیکار بیٹھا رہیگا لیکن اوس اعتراض سے قطع نظر کرکے ایک ہمارا فساد جس سے خدا کے عظمت اور جلال یک لخت دور ہوجاتی ہی اور ایک سخت صدمہ اوسکے صفت خداوندی کو پہونچتا ہے یہہ پیدا ہوا جو خدا کا ملک راجون اور رئیسون کے ملک کے طرح ایک حد اور شمار خاص مین محدود ہوگیا اور ثابت ہوگیا جو ایسا ہنود کا اپنی خدائی کے قدرت کو اسقدر معلوم سے آگے نہین بڑھا سکتا اور تیلی کے بیل کے طرح ہمیشہ اسی حد معین کے اندر اندر گھومتا ہے پس یہہ صفات ہرگز اوس خدا ے بزرگ کے لایق نہین ہین جو اپنے ذات اور صفات مین بے انت ہی لیکن معلوم نہین کہ ہماری مخاطبین آریا سماج والے کیون ایسے بڑی بھاری خطا پر جمے بیٹھے ہین کیا اونکو حق جوی کا مطلق خیال نہین یا کچھ مادہ ہی ایسا ہی کہ ایسے موٹی غلطی کو بھی سمجھ نہین سکتے۔

بعض صاحبون کو مین نے یہہ کہتے سنا ہی کہ اگرچہ خدا فی الحقیقت بے انت ہی اور اسکی ملک اور قدرت کو زمانہ گذشتہ مین محصور کرنا بیچ غلطی ہے کہ جس سے اوسکے قدرت بے انت نہین رہ سکتی اور ماننا پڑتا ہی جو ملک اوسکا ہمیشہ اندر اندر ایک مقرری تعداد کے ہی لیکن جبکہ یہی ہماری مذہب کا اصول ہی تو پھر ہم کسلئے اسکو چھوڑ دین پس واضح ہو کہ یون تو ہر کسکا اختیار ہی کہ جس بات پر چاہے جما رہے کوی مزاحم اور مانع نہین لیکن کسی عاقل کو اس امر سے انکار نہ ہوگا کہ جب کوی غلطی اپنی ثابت ہوجاے تو اوس کا چھوڑنا ہی بہتر ہے اسی کو ہم کہتے ہین یہی تو پچگون کا دور پہلے لوگو نکا کام ہی

قولہ جو معترض صاحب نظیر دیتے ہین کہ اگر ہم کسی جگہ چار جیو بیٹھے ہون تو جب ایک جیو اوٹھ جاے گا تو تین جیو رہ جاینگے سو وہ خود اپنی نظیر سے قایل ہو سکتے ہین کیونکہ جب چار ہوے تو وہ بے انت نرہے معدود ہوگئے لیکن جب ایک چیز غیر معدود ہے تو اوسکے کمی بیشی کیسی ہو سکتی ہی

اقول حضرت قایل ہونا تو آپکے خواص مین سے ہی معترض بیچارے کو یہہ حق نہین پہونچتا معترض نے تو اول معدود ہونا ارواح کا ثابت کردیا پھر یہہ مثال بھی تقریبا للفہم لکھدی تو پھر اب بھی اگر آپ نہین سمجھتے معترض کا کیا قصور ہے۔

باقی آیندہ　　راقم مرزا غلام احمد رئیس قادیان

خلاصہ خط دارالسلطنت قسطنطنیہ

غازی عثمان پاشا کا زخم روسی ڈاکٹر نے دیکھکر کہا کہ ایسے زخم کی برداشت ہر ایک شخص نہین کرسکتا یہہ ہمت اور شجاعت آپ ہی کی ہی اور جسوقت سے یہہ زخم ہوا ہی اسوقت تک آپکو اسکا کچھ بھی خیال نہین مین حیران ہون کہ یہہ گھٹنے آپ کے کیونکر کٹے ہون گے بلاشک آپکو سخت تکلیف ہوتی رہی ہوگی مگر لا انتہا آفرین اور تحسین ہے آپ کی ہمت کو کہ اپنے اُف تک نہ کی اب مین آپکا علاج کرتا ہون امید ہی کہ بہت جلد زخم بھر جائیگا - آپ لیت جائین اور پاؤن پھیلا دین مین دیکھون کوی ٹکڑا گولی کا اندر نہ رہگیا ہو یہہ سنکر عثمان پاشا کرسی پر بیٹھ گئے اور کہا دیکھہ لو ڈاکٹر زخم کو دیکھنے لگا اور ایک بتی کپڑے کی زخم مین ڈالی جو آر پار نکل گئی - اسوقت ڈاکٹر غازی عثمان پاشا کے چہرے کو دیکھتا تھا لیکن انکے چہرے پر کچھ ملال نہ معلوم ہوتا تھا ہاتھ مین تسبیح تھی اور وہ پڑہتے جاتے تھے ڈاکٹر نے ایک دوا نکالکر زخم مین بھر کر پٹی باندھ دی اور کھڑے ہوکر کہا کہ مجھکو شہنشاہ روس نے آپکی خدمت مین رہنے کو مقرر کیا ہی مین آپکی خدمتگزاری مین حاضر رہونگا آپ مجھکو اپنا ملازم تصور فرمائین -

یہہ ڈاکٹر کئی زبانین روسی - ترکی - انگریزی - فرانسیسی جرمنی جانتا ہے اور غازی عثمان پاشا صرف ترکی اور فارسی زبان جانتے ہین ڈاکٹر ترکی زبان مین بخوبی باتین کرتا ہے پھر غازی عثمان پاشا کے واسطے جانے کا فی - مدتی وغیرہ آئی مگر غازی موصوف نے کچھہ نہ کھایا ان کے ہمراہیون نے کچھ تھوڑا کھانا کھایا بعد اسکے ۱۱ بجے تک بکثرت روسی سپاہی اور افسر غازی عثمان پاشا کے دیکھنے کو آتے رہے سپاہی تو دور ہی سے کھڑے ہوکر دیکھتے تھے اور بڑے بڑے افسر قریب آکر باادب ٹوپیان اتار کر سلام کرکے ملاقات کرتے تھے اور جب غازی عثمان پاشا کسیکی طرف نگاہ بھر کر دیکھتے تھے تو اسکے اوپر ایک ہیبت چھا جاتی تھی اور وہ اپنی نگاہ نیچے کر لیتا تھا - غرض عثمان پاشا کا رعب ایسا غالب تھا کہ روسیون کو ان سے خوف معلوم ہوتا تھا گیارہ بجے کے بعد گرانڈ ڈیوک نکلس اور جنرل اسکوبلاف - اور جنرل ہمبرزلاف - اور جنرل کرسلی لاف اور دوسرے جنرل مع افسرون کے آئے گرانڈ ڈیوک پہلے گھوڑے سے اترا اور ٹوپی اتار کر خیمے کے اندر گیا غازی عثمان پاشا سے ہاتھ ملاکر مزاج کا حال پوچھا عثمان پاشا نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اچھا ہون اور جیتا ہون تمکو معلوم ہے کہ اسوقت قید مین ہون اسکے جواب مین گرانڈ ڈیوک نے کہا کہ آپ اس بات کا کچھ خیال نفرمائین اور رنجیدہ خاطر نہون آپ کو کسیطرح کی تکلیف نہ ہوگی اور مین امید کرتا ہون کہ آپ بہت اپنے وطن کو تشریف لیجائینگے - عثمان پاشا نے کہا کہ جو مرضی الٰہی ہوگی اسپر مین راضی ہون پھر گرانڈ ڈیوک نے زخم کا حال دریافت کیا عثمان پاشا نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب سے دریافت کر لیجئے ڈاکٹر نے بیان کر دیا گرانڈ ڈیوک نے کچھ کلمات تعریف کے زبان سے کہے عثمان پاشا کے رفیق پاشا ؤن کا مقولہ ہے کہ خلاصہ انکی گفتگو کا یہہ سمجھہ مین آتا تھا کہ یہی شخص بہادر تھا جو چار روز تک بھوک پیاس مین لڑا کیا ہمنے ایسا بہادر جنرل نہین دیکھا -

بعد گفتگوے گراندڈیوک کے اور افسرون نے ملاقات کی اور عثمان پاشا کو دیکھتے رہے۔ روسی ہیڈکوارٹرس کے اخبارون کے کارسپانڈنٹ بھی اسوقت آے تھے چنانچہ انہون غازی عثمان پاشا کی تصویر اوتاری پھر گراندڈیوک نے کہا کہ شہنشاہ روس تشریف لانیوالے ہین ۱۲ بجے دوپہر کے اپنے خیمے سے روانہ ہونگے غازی عثمان پاشا نے انکی قیامگاہ کا فاصلہ پوچھا گراندڈیوک نے کہا کہ یہان سے تین میل ہے غازی عثمان پاشا نے کہا کہ مجھے وہان کیون نہین لیچلتے اب تو مین تمہارے قبضہ مین ہون شہنشاہ روس کو کیون تکلیف دیتے ہو گراندڈیوک نے کہا کہ نہین انکی خوشی یہہ ہے کہ وہ آپکے پاس آئین اس لئے پہلے سے مین آپکو خبر کرنے آیا ہون اور یہہ جو افسر فوج میرے ہمراہ ہین آپکی ملاقات اور شہنشاہ روس کے استقبال کو آئے ہین غازی عثمان پاشا نے کہا کہ مین ایک ادنی سپاہی ہون اور قید مین بھی ہون پھر کیا مین ملنے کے لایق ہون گراندڈیوک نے کہا کہ آپ قید کا لفظ بار بار نفرمائے مجھکو لحاظ ہوتا ہی آپ کی شجاعت نے ایسی محبت ہمارے دلون مین پیدا کردی ہے کہ گویا آپنے ہم سب کو قید کرلیا ہے یہہ گفتگو باہم غازی عثمان پاشا اور گراندڈیوک کے ہو رہی تھی کہ شہنشاہ روس کے سوار ہونے کی توپ چلی اس وقت گراندڈیوک اور دوسرے روسی افسر خیمے کے باہر آگئے اور غازی عثمان پاشا بھی خیمے کے باہر آنے لگے گراندڈیوک نے کہا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین شہنشاہ روس کا حکم ہے کہ عثمان پاشا کو کسی طرح کی تکلیف نہ دیجاے اور حالانکہ آپ کو کھڑے ہونے سے تکلیف ہوگی پس آپ خیمے کے اندر ہی کرسی پر تشریف رکھین جب شہنشاہ تشریف لائینگے اسوقت کھڑے ہوجائیگا انکے کہنے سے غازی عثمان پاشا خیمے کے اندر کرسی پر بیٹھ گئے ۱۵ منٹ بعد شہنشاہ روس کی سواری آئی شہنشاہ روس اس گاڑی پر سوار تھے جسمین غازی عثمان پاشا کو میدان جنگ پلونہ سے لے گئے تھے بروقت پہنچنے شہنشاہ روس کے سلامی اُتاری گئی پھر شہنشاہ خیمے کے اندر آئے غازی عثمان پاشا کھڑے ہوگئے ایک خاص شاہی کرسی گراندڈیوک اپنے ہمراہ لاے تھے شہنشاہ روس نے غازی عثمان پاشا سے ہاتھ ملایا اور بہت مزاج پرسی کی۔ شہنشاہ روس نے کہا آپ تشریف رکھے۔ غازی عثمان پاشا بولے میرا یہہ رتبہ نہین ہے اول تو آپ شہنشاہ ہین اور مین ایک ادنی سپاہی ہون اور پھر قید مین ہون شہنشاہ روس نے فرمایا کہ نہین آپ بیٹھ جائیے آپنے وہ کام کیا ہے کہ آپکی یادگار تمام روے زمین پر رہیگی اور تواریخون مے کتابین بھری رہینگے مین آپ سے ملکر بہت خوش ہوا مجھکو آپکے دیکھنے کا بہت اشتیاق تھا۔

غازی عثمان پاشا نے جواب مین کہا کہ ہان خدا نے دکھایا یا میری بدقسمتی نے دکھلایا جو آپنے اس حالت مین مجھکو دیکھا شہنشاہ روس نے کہا کہ آپ اسبات کا کچھ خیال نفرمائین یہہ بہادرون کا شیوہ ہے اپنے کچھ عیب نہین کیا بلکہ آپنے وہ بہادری اور نمکحلالی کی کہ آج تک کسی سے نہین ہوی اور مین آپکا بہت ثناخوان ہون۔ غازی عثمان پاشا نے جواب مین کہا کہ مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ باوجود اس بات کے